ایران امریکہ تعلقات

جب سے ایران میں انقلاب برپا ہوا ہے اور وہاں اسلامی جمہوریہ کا قیام عمل میں آیا ہے تب سے امریکہ اور ایران کے درمیان تعلقات کا جائزہ لیا جا رہا ہے اور واشنگٹن اور تہران کے درمیان حربی اور مفہومی اختلافات کی تفصیلات پر نظر رکھی جاتی رہی ہے۔ خلیج کے علاقے میں موجودہ امن خطرے کے متوازن نظام کا مرہون منت ہے۔ جس میں ایک طرف امریکہ اعلیٰ فوجی قوت کا حامل ہے۔ جبکہ دوسری جانب ایران نظریاتی اور تخریبی ہتھیاروں کے ذریعے علاقے کو غیر مستحکم کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ تجزیئے میں کئی ایسی سفارشات پیش کی گئی ہیں۔ جن کے ذریعے خطرے کو کم اور دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کو نارمل سطح پر لایا جاسکتا ہے۔

Sami G. Hajjar, "Framing a Rogue:U.S. Iran Relations in the Gulf", *Strategic Review*, XXV:4(Fall 1997) pp. 19-28

[امریکہ میں] مسلمانوں کی قانونی توقعات

۱۹ اپریل ۱۹۹۵ء کو ایک ٹرک بم نے اوکلاہاما شہر کی مراح فیڈرل عمارت کو ہٹ کیا۔ اکثر ذرائع ابلاغ اور قانون نافذ کرنے والوں نے اس کا الزام ''اسلامی بنیاد پرستوں'' کے سر تھوپ دیا، اسی طرح ٹی ڈبلیو اے فلائیٹ ۸۰۰ کی تباہی اور اٹلانٹا میں اولمپک پارک میں بم دھماکوں کے لیے بھی ''مشرقی دکھائی دینے والے'' دہشت گردوں کو موردالزام ٹھہرایا گیا۔ جبکہ جلدبازی میں اخذ کئے گئے یہ نتائج بعد میں بے بنیاد ثابت ہوئے۔ جائزہ نگار کے مطابق مسلم دہشت گردوں سے منسوب کئے جانے والے یہ الزمات صرف میڈیا یا قانون نافذ کرنے والے افسران کی طرف سے اندھادھند نہیں لگائے گئے تھے، بلکہ ان میں سے بعض کے اچھالنے میں عام پبلک کا بھی ہاتھ تھا۔ اوکلاہاما کے المیے کے فوراً بعد تقریباً ۲ سو ایسے واقعات کی نشاندہی ملتی ہے۔ جن میں مسلمانوں کو ہراساں کیا گیا تھا۔

اس کے ردعمل میں مسلمانوں میں بے مثال ہلچل پیدا ہوئی۔ اس وقت امریکہ میں جو مسلم تنظیمیں موجود ہیں جیسے امریکن مسلم کونسل اور اسلامک سوسائٹی آف نارتھ امریکہ، وہ نئے تشکیل شدہ گروپ مثلاً امریکی اسلامی تعلقات کی کونسل وغیرہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں